کسی ولی میں اللہ تعالی کے حلول کیئے ہونے کا عقیدہ رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جو شخص اللہ تعالی کے نیک بندوں میں سے کسی ولی کے متعلق واقعی یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اس میں اللہ نے حلول کیا ہوا ہے (معاذاللہ)، تو شریعتِ مطہرہ میں اس شخص پر کیا حکمِ شرع لگے گا؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ عزوجل کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے، کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ "اللہ عزوجل نے کسی ولی وغیرہ میں حلول کیا ہوا ہے (معاذاللہ)" تو وہ کافر ہے۔

الاسماء والصفات للبیہقی میں ہے "ربنا عن الحلول والمماسة علواً کبیراً" ترجمہ: ہمارا رب حلول ومس سے بہت بلند ہے۔ (الاسماء و الصفات للبیہقی، جلد2، صفحہ 307، مکتبۃ السوادي، جدۃ)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں: "وقال الإمام أقضى القضاة أبو الحسن الماوردي صاحب الحاوي الكبير في مناظرة ناظرها لبعض النصارى في ذلك القائل بالحلول أو الاتحاد: ليس من المسلمين بالشريعة بل في الظاهر و التسمية۔۔۔ وقال القاضي عياض في الشفا ما معناه: أجمع المسلمون على كفر أصحاب الحلول ومن ادعى حلول الباري سبحانه في أحد الأشخاص كقول بعض المتصوفة والباطنية والنصارى والقرامطة" یعنی: امام قاضی القضاۃ ابو الحسن ماوردی جو کتاب الحاوی الکبیر کے مصنف ہیں، انہوں نے کچھ نصرانیوں سے مناظرہ کیا تھا، اُس مناظرہ میں انہوں نے فرمایا تھا: جو اس عقیدہ کا قائل ہو کہ اللہ پاک کی ذات کسی مخلوق کی ذات میں حلول کیئے ہوئے ہے یا اس کے ساتھ متحد ہوگئی ہے، تو ایسا شخص شریعت میں مسلمان نہیں، بلکہ وہ صرف نام کا اور بظاہر مسلمان ہے۔۔۔ اور امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے شفا شریف میں لکھا، جس کا خلاصہ یہ ہے: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ جو حلول کا قائل ہو اور اس بات کا دعوی کرے کہ رب سبحانہ وتعالی کی ذات پاک کسی شخص میں حلول کیئے ہوئے ہے، وہ شخص کافر ہے جیسا کہ بعض بناوٹی صوفی اور فرقۂ باطنیہ، نصاری اور قرامطہ کا قول ہے۔ (الحاوی للفتاوی للسیوطی، جلد2، صفحہ 159، دارالفکر، بیروت)

امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وحدتِ وجود حق ہے اور حلول واتحاد کہ آج کل کے بعض متصوفہ (بناوٹی صوفی) بکتے ہیں صریح کفر ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ 616، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی شارح بخاری میں سوال ہوا کہ زید کہتا ہے میرا پیر ہی میرے لئے خدا ہے اور خدا میرے پیر سے جدا نہیں بلکہ خدا میرے پیر میں سرایت کرگیا ہے، اس جملہ کے قائل کے متعلق کیا حکم ہوگا؟ اس سوال کے جواب میں شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "زید اپنے اس قول کی وجہ سے کافر و مشرک و مرتد ہوگیا۔ اس کے سارے اعمالِ حسنہ اکارت (برباد) ہو گئے، اگر بیوی والا ہے تو اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی۔" (فتاوی شارح بخاری، جلد 1، صفحہ 247، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4441

تاریخ اجراء: 23 جمادی الاولیٰ 1447ھ/15 نومبر 2025ء